Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

۶۰/۲۵ | ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ ۔ ۱۶ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش ۔ ۱۶ فروری ۱۹۷۱ء | ۳۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے گریہ و زاری سے دعائیں کرتے رہیں

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۱۴ ر تبلیغ۔ گزشتہ رات ساڑھے گیارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ جب غسل خانہ سے واپس کمرے میں تشریف لا رہے تھے تو شدید چکر آنے شروع ہوئے اور قریب تھا کہ حضور گر پڑتے مگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور حضور کا ہاتھ دروازے کی دستی پر پڑ گیا اس کے بعد سے چکروں (دوران سر) کی تکلیف کافی سخت جاری رہی۔ مگر آج بعد دوپہر سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں کمی ہے۔ احباب جماعت نہایت گریہ وزاری سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے اور چوٹ کے بعد کے ہر قسم کے بداثرات کو اپنے فضل سے دور فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ ر تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اپنی صحت کے متعلق اطلاع ارسال فرماتے ہوئے رقم فرماتی ہیں:-

"بظاہر کوئی بیماری نہیں۔ مگر جو تقاضاءِ عمر ہے۔ اتنا ضعف یکدم ہو جاتا ہے کہ بعض اوقات بولنا محال ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں، دل میں دھڑکن کمزوری شدید محسوس ہونے لگتی ہے۔ سر جھکا آتا ہے مہربانی سے دعا بہن بھائی کرتے رہیں کہ ذرا طاقت بہت باقی رہے تاحیات۔ کسی امر کی محتاج نہ ہو جزاکم اللہ تعالیٰ۔

سب سے بڑھ کر آجکل عزیزی سیّدی خلیفۃ المسیح ثالث کی صحت کی طرف سے مجھے بہت زیادہ فکر رہتا ہے۔ بہت بہت دعاؤں کی اس خاص وجود کے لئے ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ خارق عادت معجزانہ زندگی، صحت تندرستی اعضاء کی سلامتی کیساتھ خدمات دین کی روز افزوں زیادہ توفیق کے ساتھ آپ کو بخشے آمین۔"

والسلام

مبارکہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ضروری ہے کہ انسان اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے

جب تک کسی انسان میں بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ نہ ہوں اسے متّقی نہیں کہہ سکتے

۱۔ "متّقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا۔ چوری۔ تلف حقوق۔ ریاء۔ عجب۔ حقارت۔ بُخل کے ترک میں پکّا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروّت خوش خلقی ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچّی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقامِ محمود تلاش کرے۔ اِن باتوں سے انسان متّقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متّقی ہوتے ہیں۔ یعنی اگر ایک ایک خُلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اُسے متّقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیتِ مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں۔ اور ایسے ہی شخصوں کیلئے لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہے۔ اور اس کے بعد اُن کو کیا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولّی ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ اُن کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ اُن کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سُنتے ہیں اُن کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے۔ یہ میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کیلئے تیار رہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچّہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۰۰-۴۰۱)

۲۔
ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے ۔۔۔ نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے ۔۔۔ کہ یہ حاصل ہو جو شرطِ لقا ہے
یہی آئینۂ خالق نما ہے ۔۔۔ یہی اِک جوہرِ سیفِ دُعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتّقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے"

(دُرّثمین)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا زندہ ہونا ہم سے فدیہ مانگتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عید قربانی کا فلسفہ نہایت تفصیل سے اپنے خطبات عید میں بیان فرمایا ہے اور نہایت وضاحت سے اس کی حقیقی ماہیت ہمارے سامنے رکھی ہے تاکہ ہم اس سے عبرت حاصل کریں اور یہ جانیں کہ ایک الٰہی جماعت کے لئے قربانی کی کتنی ضرورت ہے آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول کو کہ "اسلام کا زندہ ہونا ہم سے فدیہ مانگتا ہے وہ کیسا ہے؟ ہمارا اس راہ میں مرنا" کی بار بار تشریح کی ہے اور بتایا کہ یہ قربانی اسلام کے لئے زندگی وقف کرنا ہے۔ جب دنیا اپنے اعمال کی وجہ سے تباہی کے قریب ہو جاتی ہے اور کوئی انسانی تدبیر اُسے بچا نہیں سکتی تو اللہ تعالیٰ جو رب العالمین ہے اور جس نے کائنات اور انسان کو پیدا کیا ہے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتا ہے اور اپنی سنت کے مطابق ایک انسان کو مبعوث کرتا ہے جو ایک جماعت کو کھڑا کرتا ہے جو غیر معمولی قربانیوں سے اللہ تعالیٰ کے صراط مستقیم کی طرف بلاتی ہے اور جان و مال کی غیر معمولی قربانی دیتی ہے۔

آج یہ فرض جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود اپنے خطبہ میں جو الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۷۱ء کے الفضل میں دوبارہ شائع کیا گیا ہے اس حقیقت کو واضح فرماتے ہیں:۔

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مخالف اکٹھے ہوئے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ یا تو وہ تبلیغ سے باز آئیں ورنہ انہیں آگ میں ڈال دیا جائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تبلیغ بند کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو آگ میں ڈال دیا اگر آپ کہتے کہ میں آگ میں نہیں پڑتا تو فرشتے آسمان پر چلے جاتے لیکن جب آپ نے کہا کہ میں آگ میں پڑنے کے لئے تیار ہوں تو خدا تعالیٰ نے عرش سے کہا

یا نار کونی بردًا و سلامًا علیٰ ابراہیم (انبیاء ع ۵)

اے آگ تو لوگوں کو جلاتی ہے لیکن ابراہیمؑ کے لئے تو اس خاصیت کو چھوڑ دے اور ٹھنڈی ہو جا یہ عظیم الشان نشان اس لئے ظاہر ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے لئے جلنا منظور کر لیا تھا اگر تم بھی اسی طرح کے مومن بن جاؤ تو خدا تعالیٰ تمہارے لئے بھی اپنے نشانات نازل کرے گا اور تمہیں اپنے دشمنوں پر غلبہ عطا کرے گا۔ پس تم عید الاضحیہ منانے کے لئے اپنا نمونہ پیش کرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے ہجرت کرتا ہے یجد فی الارض مراغمًا کثیرۃ و سعۃ (نساء ع ۱۴) وہ دنیا میں بڑی کشائش اور ترقی کے سامان پاتا ہے تو دوسرے مہاجروں سے اپنا مقابلہ کرو اور دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کس قدر امتیازی سلوک کیا ہے تمہارے خدا نے تمہیں ایک علیحدہ شہر بسانے کی توفیق دے دی ہے جس میں تم اطمینان سے زندگی بسر کر رہے ہو اور اگر تم اپنے ایمان اور اخلاص میں بڑھو تو یہ شہر انشاء اللہ ایک دن لائل پور کی طرح ترقی کر جائے گا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ مکّہ میں ہر قسم کا رزق لائیگا اور رزق لانے کے کچھ طریق ہوتے ہیں اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ طریق اختیار کیا کہ ایک تجارتی قبیلہ وہاں آگیا۔ وہ دوسرے ممالک میں تجارت کے لئے جاتا اور اپنے ساتھ دولت لاتا اور اس میں سے دسواں حصہ حضرت ہاجرہؓ اور اسماعیلؑ کو دے دیتا۔ اس طرح گویا انہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنا بادشاہ بنا لیا لیکن یہاں منظم حکومت موجود ہے اور وہ اس قسم کا ٹیکس خود لیتی ہے اس لئے یہاں یہ صورت نہیں ہو سکتی یہاں وہ لوگوں کو توفیق عطا کرے گا کہ وہ کارخانے کھولیں جس سے یہاں کے رہنے والوں کے لئے محنت اور مزدوری کے ذرائع نکل آئیں گے اور بعد میں ترقی کر کے کراچی اور بیرونی ممالک سے تجارت کے وسائل پیدا ہو جائیں گے لیکن یہ سب کچھ اسی وقت ہو گا جب تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح قربانی کرنے لگ جاؤ گے۔ جب تمہاری بیویاں ہاجرہؓ کی سی قربانیاں کرنے لگ جائیں گی۔ اور تمہارے بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا سا نمونہ پیش کرینگے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے یہ ذکر کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ ذبح کر رہے ہیں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے چیخیں نہیں ماریں بلکہ فرمایا کہ آپ خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کریں۔ میں اس کے لئے بسر و چشم تیار ہوں پھر جب آپ حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکّہ میں چھوڑ کر گئے تو حضرت ہاجرہ نے واویلا نہیں کیا بلکہ صرف اتنا پوچھا کہ آپ ہمیں اپنی مرضی سے یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں یا خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایسا کرنے کا حکم ملا ہے اس پر آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا حکم ملا ہے حضرت ہاجرہؓ کے لئے آپ کا آسمان کی طرف اشارہ کرنا ہی کافی ہو گیا اور انہوں نے فرمایا

اِذًا لَّا یُضَیِّعُنَا

اگر یہ بات ہے تو پھر خدا تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ چنانچہ آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس واپس آئیں اور اس کے بعد آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف نہیں دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ جب کوئی اونچی جگہ آتی تو وہ واپس مڑ کر دیکھتے۔ لیکن حضرت ہاجرہ نے لوٹ کر نہیں دیکھا بلکہ وہ اپنے بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس چلی گئیں اور یہ سمجھا کہ جب خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت انہیں یہاں چھوڑا گیا ہے تو اب وہ خدا تعالیٰ کی طرف ہی دیکھیں گی۔ اگر تم بھی اپنے اندر اور اپنی اولاد کے اندر یہ روح پیدا کر لو اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے ہی اپنی حاجات طلب کرو تو تم دیکھو گے کہ زمین اپنے خزانے اُگل کے رکھ دے گی۔ اور آسمان اپنی ساری رحمتیں برسا دے گا۔ اب تو آسمان برستا ہے تو طوفان آ جاتا ہے لیکن جب تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ گے تو وہ طوفان کی بجائے رحمتیں برسائے گا

(خطبہ جمعہ الفضل ۲ تبلیغ
۱۳۵۰ ہش)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۳

غلبۂ اسلام کے متعلق پیشگوئیاں

(تقریر محترم مولوی نسیم سیفی صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

مولانا سعید احمد اکبر آبادی ایم۔ اے کہتے ہیں:۔

"اب حالت بالکل دگرگوں ہے زندگی کے ہر شعبہ میں مسلمانوں پر ادبار و انحطاط کا تسلّط ہے اور علم و عمل کے ہر میدان میں وہ سب سے پیچھے نظر آتے ہیں۔ کہیں جہالت و نادانی کا دَور دَورہ ہے اور کسی جگہ دوسری اقوام کی تقلید کا سودا۔ اسلامی انفرادیت بہرحال اس قدر مضمحل ہو چکی ہے کہ آج کل کے مسلمانوں کو بحیثیتِ مجموعی پہلے زمانہ کے مسلمانوں کا جانشین یا ان کے منصب و عظمت کا وارث کہنا اپنی ہنسی خود آپ اُڑانے کے مترادف ہے۔"

(مسلمانوں کا عروج و زوال صٖ)

اِسی طرح مولانا الطاف حسین حالی نے اپنی مسدّس میں جو مسلمانوں کے نکبت و ادبار کا نقشہ کھینچا ہے اس سے کسے انکار ہو سکتا ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو فرمایا تھا:۔

یُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى۔

عیسائی اقوام کے دعاوی

جہاں تک عیسائی اقوام کے دعاوی کا تعلق ہے وہ اِس یقین سے بھرپور تھے کہ اسلام اب آخری دموں پر ہے اور وہ وقت دُور نہیں جب دُنیا میں اِس کا کوئی نام لیوا نہ رہے گا اور عیسائیت مکمّل طور پر اس مذہب پر غالب آجائے گی۔ گزشتہ صدی کے آخری سالوں میں امریکہ کے ایک مشہور پادری جان ہنری بیرز نے ہندوستان میں اپنے ایک لیکچر میں کہا:۔

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضَو افگن ہے اور دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے اُس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ، دمشق اور طہران کے شہر، خداوند یسوع مسیح کے خدّام سے آباد نظر آئیں گے۔ حتّٰی کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی اُس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکّہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا اور بالآخر وہاں اِس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تُو نے بھیجا ہے۔"

ہنری بیرز نے یہ بھی کہا کہ:۔

"وہ تمام ترقی جو عیسائیت کو انیسویں صدی میں نصیب ہوئی ہے وہ بہت سے عیسائیوں کے نزدیک اُن فتوحات کی محض ایک خفیف سی جھلک ہے جو عیسائیت کو بیسویں صدی میں ملنے والی ہیں۔"

فرینک بیلڈ (Frank Ballad) نے اپنی کتاب "اسلام کو کیوں نہ قبول کیا جائے"۔ (Why not Islam) میں لکھا کہ:۔

"اسلام کی اصلاح کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہو رہی ہیں اور اب اس کے لئے ایک ہی چارہ کار رہ گیا ہے کہ یہ خودکشی کرلے۔"

مختلف مسیحی سلطنتوں کا ذکر کرتے ہوئے ہنری بیرز نے کہا تھا:۔

"دنیائے عیسائیت کا عروج آج اِس درجہ زندہ حقیقت کی صورت اختیار کر چکا ہے کہ یہ درجہ اُسے پہلے کبھی نصیب نہ ہوا تھا۔"

یہ تمام باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے تھیں۔ حضور پُرنور کو اِس بات کا احساس تھا کہ ظاہر بین نگاہیں عیسائیت کی ترقی کی راہ میں اب کسی چیز کو روک نہیں سمجھتیں لیکن حضورؑ کو یہ بھی یقین تھا کہ حضورؑ کی بعثت کا ایک بہت بڑا مقصد عیسائیت کا استیصال ہے۔ چنانچہ حضورؑ نے فرمایا:۔

"بظاہر عیسائی مذہب کی اشاعت اور ترقی کے جو اسباب ہیں ظاہر پرست انسان کو کبھی یقین نہیں دلاتے کہ اس مذہب کا استیصال ہو جاوے گا لیکن ہم اپنے خدا پر یقین رکھتے ہیں کہ اس نے ہم کو اصلاح کیلئے بھیجا ہے اور میرے ہاتھ پر مقدّر ہے کہ مَیں دُنیا کو اس عقیدے سے رہائی دوں۔ پس ہمارا فیصلہ کرنے والا یہی امر ہوگا۔ یہ باتیں لوگوں کی نظر میں عجیب ہیں مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ میرا خدا قادر ہے۔"

عیسائیت کی ترقی کو دیکھ کر حضور پُرنور کے دل میں ایک طبعی جوش پیدا ہوتا تھا کہ خدا جلد از جلد غلط عقائد کو دلوں سے محو کر دے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیّت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت پھر سے دلوں میں مستحکم طور پر قائم ہو جائے۔ اس سلسلہ میں حضورؑ کی ایک دعا ملاحظہ ہو:۔

"اے میرے قادر خدا میری عاجزانہ دعائیں سُن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ طاقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دُنیا سے اُٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور مؤحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے۔ اور تیرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین۔ اے میرے قادر خدا مجھے یہ تبدیلی دُنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوّت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔"

(حقیقۃ الوحی (تتمہ) ص۱۶۴)

نیز حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"مَیں ہر وقت اِس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہو جاتا ہے.... مَیں کبھی اِس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولا اور آقا۔ قادر و توانا خدا مجھے تسلّی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھُوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کُند ہوگا۔"

(تذکرہ ص۲۹۹)

اِسی حقیقت کا حضورؑ نے اِن الفاظ میں بھی ذکر فرمایا:۔

"اب وہ زمانہ جاتا رہا کہ جس میں عیسائیت کے مکر و فریب کچھ کام کرتے تھے اور اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ہے جس میں روشنی مظفر اور منصور ہو جائے گی اور تاریکی کا خاتمہ ہے۔"

(چشمۂ مسیحی ص۲)

اور:۔

"اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی رُوحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری قوت دکھا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلّت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص۲۵۴)

حضور علیہ السلام کے اسی جذبہ سے متاثر ہو کر علّامہ نیاز فتح پوری نے کہا تھا:۔

"یہی وہ وقت تھا اور یہی وہ فضا تھی ہندوستان کی، جب ایک مردِ عمل سرزمینِ قادیان سے اٹھا اور اس نے تن تنہا تمام مخالف طوفان کا مردانہ مقابلہ کر کے دنیا پر ثابت کر دیا کہ خدا کا روشن کیا چراغ مدہم تو ہو سکتا ہے لیکن اُسے بجھایا نہیں جا سکتا۔ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۔"

(ملاحظات نیاز صفحہ ۱۲۰)

جب عیسائیت اپنی دُنیاوی سلطنتوں کا ذکر کر کے عیسائیت کی فتح کے نعرے بلند کر رہے تھے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی رُوحانی سلطنت کا ذکر فرما رہے تھے۔ حضورؑ نے آئینہ کمالاتِ اسلام میں فرمایا:۔

"اسلام کی سلطنتوں کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو الٰہی طاقت ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۵ حاشیہ)

حضورؑ نے صرف عیسائیت کے استیصال کا ذکر فرمایا بلکہ دیگر ادیانِ باطلہ کی شکست بھی حضورؑ کے پیشِ نظر تھی کیونکہ غلبۂ اسلام کی ہمہ گیری کے لئے تو یہ بات ازبس ضروری ہے کہ نہ صرف عیسائیت کا خاتمہ ہو بلکہ دوسرے مذاہب بھی ناپید ہو جائیں۔ حضور علیہ السلام نے ایک گفتگو کے دوران فرمایا:۔

"آج کل تمام مذاہب کے لوگ جوش میں ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ اب ساری دُنیا میں مذہبِ عیسوی پھیل جائے گا۔ برہمو کہتے ہیں کہ ساری دُنیا میں برہموؤں کا مذہب پھیل جائے گا۔ اور آریہ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب سب پر غالب آ جائے گا۔ مگر یہ سب جھوٹ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان میں سے کسی کے ساتھ نہیں اب دُنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا اور باقی سب مذاہب اس کے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائیں گے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۴۳)

غلبہ کیلئے ضروری سامان

حضورؑ اپنی بعثت کے مقصد میں کامیابی کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"میں آسمان سے اُترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پُورا ہونے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اُترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو وہ صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔" (فتح اسلام)

چنانچہ حضورؑ نے بتایا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اَلَمْ نَجْعَلْ لَّکَ سُھُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ۔
یعنی کیا ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لئے آسانی نہیں کر دی۔ یعنی کیا ہم نے تمام وہ سامان تیرے لئے میسّر نہیں کر دیئے جو تبلیغ اور اشاعت حق کے لئے ضروری تھے جیسا کہ ظاہر ہے اُس نے میرے لئے وہ سامانِ تبلیغ اور اشاعتِ حق کے میسّر کر دیئے جو کسی نبی کے وقت میں موجود نہ تھے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۱۹)

اور ان خداداد سامانوں کے ساتھ تبلیغ اور اشاعتِ حق ایسی ہوئی کہ اس کا حق ادا ہو گیا۔ اسلام کی زندگی کے آثار نمایاں سے نمایاں تر ہوتے چلے گئے۔ علامہ نیاز فتح پوری نے اپنے ایک خط میں تحریر کیا:۔

"اب ان رسائل کے مطالعہ کے بعد میں نے محسوس کیا کہ احمدیت واقعی بڑی زندہ تحریک احیاءِ اسلام کی ہے اور علمی حیثیت سے جو کچھ اس نے کیا ہے اس کی نظیر مشکل ہی سے کسی اور جماعت میں مل سکتی ہے۔"

(ملاحظاتِ نیاز صفحہ ۱۲۹)

موجِ کوثر کے مصنف نے لکھا۔

"عام مسلمان تو جہاد بالسیف کے عقیدہ کا خیالی دم بھر کے نہ عملی جہاد کرتے ہیں نہ تبلیغی جہاد۔ لیکن احمدی۔ تبلیغ کو فریضۂ مذہبی سمجھتے ہیں اور اس میں انہیں خاصی کامیابی ہوتی ہے۔"

عیسائی حلقوں میں خوف و ہراس

عیسائی دُنیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ہی میں سمجھنے لگ گئی تھی کہ اب اسلام کا ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ چنانچہ ۱۸۹۴ء میں ایک مشنری کانفرنس کی رپورٹ میں یہ بات درج ہے کہ

"اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحبِ تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آ رہا ہے۔ یہ ان بدعات کا سخت مخالف ہے جن کی بناء پر محمدؐ کا مذہب ہماری نگاہ میں قابلِ نفرین مذہب ہے اس لئے (نعوذ باللہ) اس جھوٹے پیغمبر (محمدؐ) کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔"

ولیم کیش ڈی۔ ایس۔ او۔ او۔ بی۔ ای اپنی کتاب Expansion of Islam میں لکھتے ہیں کہ احمدیہ فرقہ کے بانی (حضرت احمد علیہ السلام) ایک نہایت کامیاب مبلّغ ثابت ہوئے اور انہوں نے موجودہ زمانے کی ہر سہولت کو استعمال کیا۔ اخبارات، رسالے اور میگزین جاری کئے اور بہت زیادہ لٹریچر پیدا کیا۔ یہ فرقہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سب سے زیادہ کام کرنے والا ہے —— اسلام نہ صرف سربلندی حاصل کر رہا ہے بلکہ ساری دنیا کے مذاہب کو چیلنج کر رہا ہے اور یہ چیلنج خاص طور پر عیسائیت کی طرف مبذول کر رہا ہے —— آگے چل کر وہ لکھتے ہیں کہ اسلام عیسائیت کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ اس کے عقائد کا مذاق اُڑا رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہے تاکہ اسلام ساری دنیا پر اپنا سکّہ جما لے۔"

ایک امریکن پادری Jack Mandelsohn نے حال ہی میں ایک کتاب God, Allah of Ju Ju شائع کی ہے اس میں وہ لکھتے ہیں:۔

"میں متعدد بار اِس بات کا ذکر کر چکا ہوں کہ اسلام کی روز افزوں ترقی میں احمدیت کے اثرات اس طرح داخل ہوئے ہیں کہ گویا یہ تانے بانے میں داخل ہیں۔ یہ بات بغیر تردّد کے کہی جا سکتی ہے کہ احمدیہ جماعت سب سے زیادہ کام کرنے والی اور سب سے زیادہ وسیع اسلامی جماعت ہے جو افریقہ میں کام کر رہی ہے۔"

انگلستان سے چھپنے والے ایک اخبار TIMES-British colonies Review نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں لکھا کہ:۔

"اسلام کی روز افزوں ترقی کا کوئی مقابلہ نہیں کیا جا رہا۔ اور یہ بات کچھ بعید نہیں کہ عیسائی اور مشرک علاقے بالآخر اسلام کے سمندر میں غرض ہو کر رہ جائیں گے۔"

کہاں وہ وقت کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے قبل اور اس کے اوائل میں عیسائی اپنے مذہب کے لئے ساری دُنیا کو فتح کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے اور کہاں اب یہ وقت کہ ان کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی چلی جا رہی ہے اور وہ خود ہی اعتراف کر رہے ہیں کہ عنقریب علاقوں کے علاقے ان سے چھن جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری ریورنڈ جے۔ ٹی۔ واٹسن نے کیپ ٹاؤن میں اِس خیال کا اظہار کیا کہ:۔

"یہ بات عین ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں اسلام افریقہ کے عوامی مذہب کی حیثیت سے عیسائیت کو شکست دے کر اس کی جگہ لے لے۔"

انہوں نے مزید کہا:۔

"اِس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام افریقہ میں برابر ترقی کر رہا ہے۔ اگر ایک شخص عیسائیت قبول کرتا ہے تو اسلام اس کے مقابلہ میں دو افراد کو حلقہ بگوش بنا لیتا ہے۔ ابھی موقع ہے کہ ہم اپنے آپ کو سنبھال لیں۔ ہمیں اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ لیکن اِس امر کا قوی امکان ہے کہ ہم اس موقع کو گنوا دیں گے نتیجہ یہ ہو گا کہ اسلام عیسائیت سے بازی لے جائے گا۔"

نہ صرف اِس امر کا قوی امکان ہے بلکہ یہ نوشتۂ تقدیر ہے کہ عیسائی سب مواقع ضائع کر دیں اور اسلام آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ کیونکہ یہ اسلام کے غلبہ کا زمانہ ہے۔

سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار APPENSELLER SONTAGSBLATT نے (اپنی اشاعت مورخہ ۱۳/۵/۶۱ میں) لکھا کہ عیسائی حلقے مسلسل اس امر کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ افریقہ میں اسلام عیسائیت کے لئے خطرہ بن گیا ہے اور یہ خطرہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ بلکہ اینگلیکن لیمبتھ کانفرنس کے سیکرٹری کا تو یہ کہنا ہے کہ عیسائیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ اسلام ہی ہے۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزم امیر الدین ایم ایس سی قریباً ایک سال سے بیکار ہے احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اسکو اچھی سی ملازمت عطا فرمائے اور اس کی پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔

(صلاح الدین کیمبل پور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے پردگی کے المناک نتائج

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۱)

اسلام نے معاشرہ کو قباحتوں اور ناشائستہ ترغیبات اور ناجائز محرکات گناہ سے محفوظ رکھنے کے لئے عورتوں کو پردہ کا حکم دیا ہے۔ پردہ کا حکم ۵ھ میں نازل ہوا اور ابتدائی آیت یہ نازل ہوئی:-

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ
لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ
وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ
يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ
مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ
ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ
...... فَلَا
يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ٥

(احزاب ۶۰)

یعنی اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دے کہ (باہر نکلتے وقت) اپنی بڑی چادریں اپنے اوپر ڈالیں - یہ امر بہت قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں تا وہ تکلیف نہ اٹھائیں۔- یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے۔

پھر فرمایا!

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ
يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ
وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ
وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ
اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ
عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ (النور ۳۱)

اے رسول تو تمام مومن عورتوں کو یہ پیغام پہنچا دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو آپ ہی بے اختیار ظاہر ہوتی ہو یہ وہ آیات ہیں جن کی بناء پر اسلام میں پردہ کا حکم دیا گیا ہے مگر افسوس ہے ان آیات میں جلابیب - زینت خمرهن اور جیوب کو محل نزاع بنا کر پردہ کو اختلافی مسئلہ بنا دیا اور پردہ کے مسئلہ میں افراط اور تفریط کی راہیں اختیار کریں - مغربی تہذیب کے زیر اثر بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پابندیاں عورت میں احساس کمتری پیدا کرتی ہیں اور آج کی ترقی کے زمانہ میں اس پر عمل کرنا ناممکن ہے۔ اور پردہ عورت کی ترقی میں روک ہے

(۲)

سوال یہ ہے کہ آیا قرآن کریم میں پردہ کا حکم موجود ہے؟ یقیناً قرآن کریم کی آیات بالا میں پردہ کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی بنیادی غرض یہ بیان کی گئی ہے کہ معاشرہ میں عورت کی عفت و عصمت محفوظ رہے اور اس کی عظمت قائم ہو۔ قرآنی مفردات میں اللہ تعالےٰ کے اوامر کی حکمت و افادیت انتہائی مختصرانہ الفاظ میں بیان ہوتی ہے مگر اس کے لئے جامع و مانع الفاظ کا انتخاب کیا جاتا ہے چنانچہ لفظ "یُؤْذَیْنَ" میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ بے پردگی سے خواتین تکلیف نہ اٹھائیں اور ان الفاظ میں انتباہ کیا گیا ہے کہ بے پردگی سراسر تکلیف اور ضرر کا باعث ہے۔ قرآنی ارشاد میں اسلام نے عورت کو حیاء اور وقار کے لئے بطور نشان کے قرار دیتے ہوئے اس کے لئے پردہ ضروری قرار دیا ہے کیونکہ اسلام خاتون اسلام کو پاکباز عالی: پرہیزگار ہمشیرہ اور اچھے اخلاق کی بیوی اور سب سے بڑھکر پاک ماحول میں رہنے والی خاتون دیکھنا چاہتا ہے اور پردہ ہی وہ فطری خصوصیت ہے جس کے اختیار کرنے سے ماحول پاکیزہ رہ سکتا ہے۔ قرآن کریم خاتون اسلام کو شرم و حیا کے جامہ میں دیکھنا چاہتا ہے۔ پردہ کا حکم دینے میں دلچسپی تعلیم و تدریس اور ترقی و تعمیر حیات کے جائز طریقوں اور ذرائع سے نہیں روکتا مگر یہ سب امور عفت و عصمت کے دائرہ عمل میں ہونے چاہئیں۔ اسلام نے عورت کے حقوق اور فطرتی جذبات کی ترجمانی کی ہے اور اسلامی معاشرہ میں اس کی عزت کو چار چاند لگائے ہیں اور جنسی لطیف کے وقار کو بہت ہی بلند کیا ہے اور اس وقار کی مثال دنیا کے کسی آئین میں نہیں ملتی۔

(۳)

آج یورپ میں عورت کی آزادی اور ترقی کا ہماری سوسائٹی میں غلغلہ بلند کیا جاتا ہے ان کی تعلیم ثقافت۔ نقل و حرکت اور آزادی وغیرہ کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے اور نئی پود کی لڑکیاں بالخصوص بے پردگی کی طرف مائل ہو رہی ہیں اور اس مسموم اور المناک آزادی نے ہمارے معاشرہ میں ابتری اور اخلاقی انتشار کی کیفیت پیدا کر دی ہے تاریخ یورپ کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ یورپ میں عورت پہلے پردہ کی سخت پابند تھی۔ یونان۔ روس۔ اٹلی اور انگلستان میں عورتیں دعوتوں میں مردوں کے ساتھ شریک نہ ہو سکتی تھیں اور اپنے خاوند کے دوستوں اور مہمانوں سے ملاقات نہ کر سکتی تھیں پردہ کا رواج انتہائی شدت سے تھا جب یورپ سے عورت نے پردہ کو خیرباد کہا تو اس کے ساتھ ہی انتہائی سرعت سے اخلاقی زوال آنا شروع ہوا اور آج یورپ کے مفکرین اس صورت حال سے پریشان ہیں اور اس بے پردگی کے المناک نتائج رونما ہونے شروع ہو گئے ہیں چنانچہ آج یورپین لڑکی قہوہ خانوں ہوٹلوں۔ ریسٹورنٹوں۔ ناچ گھروں۔ تھیٹروں۔ کلبوں۔ دکانوں اور تجارتی اداروں دفتروں اور جہازوں کی زینت بن کر رہ گئی ہے بے پردگی سے دس بدیاں پیدا ہوتی ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ عورت کے متعلق غلط نظریہ قائم کرنا ہے کہ مساوات اور آزادی کے لئے بے پردگی ضروری ہے اور یہ کہ جب تک عفت و عصمت کی علامت یعنی پردہ کو نہ پھینکا جائے گا۔ اس وقت تک ہم ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتیں اس گمراہ کن نظریہ نے ہی یورپ کے ہر گھر میں لعنتی فضا پیدا کر دی ہے۔

(۴)

ایک دفعہ قاہرہ کے مشہور ادیب اور مصنف کبیر الاستاذ عباس عقاد نے ایک مقالہ لکھا جس میں آپ نے تحریر کیا کہ وہ عورت جو پردہ کو خیرباد کہتی ہے وہ پھر سوسائٹی کے ماحول اور آداب کے پیش نظر مجبور ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو حسینۂ عالم بنائے اور اس نمائش حسن کے لئے اس کو تمام وہ وسائل اختیار کرنے پڑتے ہیں جس سے جاذبیت اور کشش پیدا ہو اور دوسروں کو اس نمائش حسن سے لطف اندوز ہونے کی دعوت عام دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ
مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ
لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ۔

(مسلم)

یعنی آخری زمانہ میں ایسی عورتیں ہونگی جو ظاہری طور پر تو لباس میں ملبوس ہوں گی لیکن حقیقتاً وہ عریاں ہوں گی (وہ اپنے باریک لباسوں کپڑوں کی بناوٹ اور بناؤ سنگار کی وجہ سے) عوام کی توجہ کو اپنی طرف مائل کرنے کی دعوت دے رہی ہونگی۔ ایسی خواتین جنت میں داخل نہیں ہوں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی اختصار مگر جامعیت سے آج کا نقشہ کھینچ دیا ہے

الغرض پردہ کے متعلق قرآنی نص واضح ہے اور ترک کرنا امر منکر ہے۔

چندہ ناصرات الاحمدیہ کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت

پہلی سہ ماہی میں ناصرات الاحمدیہ کی متوقع آمد ۶۰۰ روپے ہونی چاہیئے تھی جبکہ وصولی صرف ۳۴۲/۴۰ روپے ہوئی اس طرح ۲۵۷/۶۰ روپے کی کمی ہے چندہ کی یہ آمد افسوسناک ہے - عہدیداران کو اپنی پوری توجہ دینی چاہیئے کہ اگلی سہ ماہی تک پچھلی کمی کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ آئندہ حساب بھی پورا ہو سکے - چندہ وقف جدید بھی خصوصی توجہ کا مستحق ہے - جزاکم اللہ احسن الجزاء - (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

تبدیلی پتہ اور درخواست دعا

خاکسار نے اپنا پرانا رہائشی کوارٹر ۱/۱۳ مارٹن روڈ کراچی چھوڑ دیا ہے اور مکان ۱۰۵۳ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵ میں منتقل ہو گیا ہے اب اس نئے پتے پر خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالےٰ یہ نقل مکانی خاکسار کے لئے بابرکت کرے آمین۔

(خاکسار عبدالرحیم مدہوش رحمانی سیکرٹری تحریک جدید و نصرت جہاں ریزرو فنڈ جماعت احمدیہ کراچی و نائب ناظم مجالس انصار اللہ ضلع کراچی)

کیلنڈر کی باقاعدہ ابتداء

کیلنڈر یا تقویم کے بارے میں زمانہ قدیم سے ہی دلچسپ حکایتیں اور مختلف قوموں میں عجیب و غریب تصورات پائے جاتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ سال (دنوں) ہفتوں اور مہینوں کا تعین بھی انسان کے قدرتی مشاہدات کے بتدریج تجربوں کا نتیجہ ہے۔

قدیم زمانہ کا انسان تواتر کے ساتھ رونما ہونے والے واقعات سے کچھ اعتقادات وابستہ کر لیتا تھا جن کے ساتھ وہ مضبوطی سے چمٹا رہتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ سورج چاند اور دیگر سماوی ... مخلوقات ایک ترتیب اور مربوط نظام کے تحت جلوہ نگن ہوتی ہیں جن کی وجہ سے ایک خاص وقت پر برفباری ہوتی ہے پتے جھڑتے ہیں، پھل پکتے ہیں۔ لیکن وقت کی ان علامتوں کو اس نے باقاعدہ نظام تقویم کی صورت میں کبھی غور نہیں کیا تھا حالانکہ صبحیں اس وقت بھی طلوع اور راتیں غروب ہوتی تھیں۔ رات کی تاریکیاں اور دن کی روشنیاں اس کے لئے کوئی اجنبی نہیں تھیں۔ آخر وہ وقت بھی آگیا جب لیل و نہار کے بے ہنگم اور لا محدود قافلے کے متعلق اس نے غور و خوض شروع کر دیا۔

ایرانی تقویم کے حساب سے دنوں کی تقویم کا قصہ کچھ یوں ہے۔ کہ کیومرث اول (جسے بعض تاریخدان بابائے آدم کہتے ہیں) سے بہت عرصہ پہلے جب یہ زمین تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ تو اللہ تبارک و تعالے (اہورا مزدا) نے سورج کو نور سے پیدا کیا تاکہ اس سے زمینوں اور آسمانوں میں رہنے والی تمام موجودات کو منور کرے۔ اور ان کی پرورش کرے۔ کہا جاتا ہے کہ پھر اس نے سورج کو قیام پکڑنے کا حکم صادر کیا تاکہ اس کی روشنی سے مخلوق خدا فائدہ اٹھا سکے۔

اس وقت تاریکی روشنی سے جدا ہوئی اور دن رات وجود میں آئے۔ آسمان نے سورج کو گردش دی اور وہ سب سے پہلے برج حمل میں داخل ہوا (آسمان کی منازل ۱۲ برجوں پر مشتمل ہیں) اس طرح وہ تمام برجوں کا چکر کاٹ کر جب دوبارہ برج حمل میں داخل ہوا۔ تو وقت میں کچھ فرق پڑ گیا۔ یہ فرق بڑھتے بڑھتے ایک ہزار چار سو اکسٹھ برس کا عرصہ گزر گیا حتی کہ وقت بھی آگیا جب سورج عین اسی وقت برج حمل میں داخل ہوا جب وہ پہلے روز اس میں داخل ہوا تھا۔

اس گردش کا دوران میں جب آدم کی تخلیق ہوئی اور اس کی اولاد دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلنے لگی تو اللہ تعالے نے ۱۲ فرشتوں کو پیدا کیا۔ ان میں سے چار کو آسمانوں میں چار کو زمین میں اور چار کو آسمانوں اور زمین کے درمیان مقرر کر دیا تاکہ وہ مخلوق خدا کو اہرمنوں اور شیطانوں کے شر سے بچائے رکھیں۔

جب کافی عرصہ گزر گیا تو ان فرشتوں کو بارہ برجوں پر مقرر کر دیا گیا اور پھر ان کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ جس سے سورج کی گردش کی بنا پر چار دور پیدا ہوئے۔ جو بعد میں بہار، گرما، خزاں، سرما، کے نام سے موسوم ہوئے۔

جب کیومرث اول شاہی تخت پر جلوہ نگن ہوا تو اس نے موبدوں کو جو اس زمانے کے دانشور ترین اور عالم و فاضل لوگ شمار کئے جاتے تھے۔ کو دور دراز سے اکٹھا کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان گزرنے والے شب و روز کی تاریخ مقرر کریں۔ چنانچہ انہوں نے معلوم کیا سورج کی دو گردشیں ہیں۔ ان میں سے ایک گردش ۳۶۵ دن اور ۵ گھنٹے ۴۸ منٹ اور ۴۶ سیکنڈ کی ہے (اگرچہ دن۔ گھنٹے اور سیکنڈ کے نام اس وقت متعین نہیں تھے۔ تاہم ایک اندازے کے مطابق یہی تقسیم ہوئی تھی) اس گردش کی پہلی گھڑی کو سورج برج حمل میں داخل ہوتا ہے۔

چھ گھنٹوں کے قریب کے اس فرق کو پورا کرنے کے لئے انہوں نے ہر چار سال کے بعد ایک لیپ کا سال مقرر کیا۔ انہوں نے معلوم کیا کہ سورج کو عین اس وقت جب کہ وہ پہلی بار برج حمل میں داخل ہوا تھا۔ دوبارہ برج حمل میں عین اسی وقت داخل ہوتے میں ۱۴۶۱ برس لگ جاتے ہیں۔

اتفاق کی بات ہے کہ جس وقت کیومرث اول نے موبدوں کو دنوں اور سالوں کی تقسیم کا حکم دیا تھا اس وقت سورج برج حمل میں داخل ہو رہا تھا۔ چنانچہ اس روز اس نے ایک باقاعدہ جشن منایا جو جشن نوروز کے نام سے موسوم کیا گیا۔ یہ دن آج تک منایا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اسی گردش کی وجہ سے دنیا میں نئی نئی چیزیں وجود میں آئیں۔ سورج کی روشنی کی عظمت اور منفعت کو لوگوں نے معلوم کر لیا تو بعض نے دیوتا سمجھ کر اسے پوجنا شروع کر دیا۔

اس کے بعد موبدوں نے سال کو بارہ مہینوں کے نام رکھے پہلے مہینے کا نام فروردین رکھا جو پہلوی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ایسا مہینہ ہیں جس میں سبزہ نمو پاتا ہے۔ اور اس میں قوت نشوونما بڑھتی ہے۔ یہ مہینہ خاص کر برج حمل کے لئے ہے باقی مہینوں کے نام یہ ہیں اردی بہشت، خرداد، تیر ماہ، (مرداد) شہریور، مہر، آبان، آذر، دے، بہمن، اسفندارمذ۔ ان تمام مہینوں کی الگ خصوصیات اور وجہ تسمیہ ہے یہ مہینے شمسی کہلاتے ہیں۔

انگریزی تقویم کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ لفظ کیلنڈر رومن زبان کے لفظ کیلنڈر سے اخذ کیا گیا ہے۔ جس کے مفہوم میں وقت کا تعین آتا ہے شمسی دن زمین کی روزمرہ کی گردش سے طلوع ہوتا ہے اور رات کی تاریکی بھی اسی گردش کی مرہون منت ہے۔ انگریزی دنوں کے نام قدیم سیکسن سے اخذ کئے گئے ہیں جنہوں نے یہ نام کچھ مشرقی اقوام سے حاصل کئے تھے۔ ان دنوں کو وہ مختلف دیوتاؤں کے ناموں سے منسوب کرتے ہیں۔

یورپین ممالک میں جس کیلنڈر کا رواج ہے وہ روم سے لیا گیا ہے جولیس سیزر کے زمانے میں قمری سال اور مہینوں کے نظام کو معطل کر دیا گیا تھا۔

سیزر نے ایک دانشور کی مدد سے سال کو ¼۳۶۵ دنوں میں تقسیم کیا اور حکم دیا کہ ہر چوتھا سال ۳۶۶ دنوں کا ہوگا اور باقی سال ۳۶۵ دن کے ہوں گے۔ پہلا جولین سال پہلی جنوری سے شروع ہوا جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش سے ۴۵ سال پہلے تھا ہر چار سال بعد ایک دن کا اضافہ فروری میں کر دیا گیا۔

اس سے پہلے موجودہ فروری کی ۲۵ تاریخ کی دوپہر سے نیا سال شروع ہوتا تھا۔ جولیس سالوں میں مہینوں کے دنوں کی ... تخصیص کچھ اس طرح کی گئی تھی۔ پہلا۔ تیسرا، پانچواں، ساتواں، نواں اور گیارہواں مہینہ یعنی جنوری، مارچ، مئی، جولائی، ستمبر اور نومبر ۳۱ دن کے اور فروری کے ماسوا باقی مہینے تیس دنوں کے۔ جب کہ فروری ۲۹ دن کا اور ہر چار سال بعد فروری کے مہینے میں ایک دن کا مزید اضافہ کر کے اسے ۳۰ دن کا مقرر کیا گیا تھا۔ مگر موجودہ محققین نے جولیس کے متعلق ایام کی اس طرح کے تخصیص کے حکم کی تردید کی ہے۔ مہینوں کے موجودہ دنوں کی تخصیص بعد میں کی گئی۔

یہ نام شام نے بابلیوں سے حاصل کئے تھے رومیوں کا کیلنڈر یونانیوں کی طرز کا تھا۔ جس میں بارہ مہینوں میں سے چار کے دن ۳۱ ایک کے ۲۵ اور باقی کے ۲۹ دن تھے۔

قدیم عربی کیلنڈر کا سال شمسی اور قمری نظام کا مجموعہ ہے عرب کے بدوی قبائل اور خانہ بدوشوں کے درمیان خالص قمری کیلنڈر تھا عرب میں شمسی سال کا رواج سن ہجری سے دو سو سال پہلے شروع ہو گیا تھا عربوں کا شمسی و قمری سال خزاں کے موسم میں شروع ہوتا تھا اور ہر سال کے بارہ مہینے ہوتے تھے۔ لیپ یا کبیسہ کے سال میں تیرہویں مہینے کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جب کہ قمری سال کو شمسی سال کے مطابق بنانے کے لئے ضروری تھا۔ اس کا انتظام باقاعدہ کمیٹی کرتی تھی۔

یہ اضافہ ہر تیسرے سال کیا جاتا تھا۔ مگر اس سے الجھن بڑھ گئی کیونکہ اس سے قمری اور شمسی دونوں سالوں میں کوئی مطابقت نہیں رہتی تھی۔

اس تیرہویں مہینے کے اضافے کو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے دسویں سال سختی سے منع کر دیا تھا۔

قدیم عرب میں حج کا وقت خزاں کے موسم میں متعین کیا گیا تھا۔ جو کہ شمسی سال سے متعین کیا جاتا تھا۔ مگر بعد میں اضافی مہینے اور نظام شمسی کے بارے میں کم علمی کے باعث اتنا فرق پڑ گیا کہ ذی الحجہ کا مہینہ سال کے شروع میں یعنی موسم خزاں میں آتا تھا اور حج بہار کے مہینے میں ہوتا تھا۔

حضور کی پیدائش سے قبل ایام جاہلیت میں موجودہ قمری مہینوں کے نام مقرر کر دیئے گئے تھے جو کہ آج تک ایسے ہی چلے آرہے ہیں سوائے ایک مہینے محرم الحرام کے محرم الحرام نے بعد میں سال کے پہلے مہینے صفر الاول کی جگہ سنبھال لی اور اس طرح صفر الاولیٰ اسلامی کیلنڈر سے بالکل خارج ہو گیا۔

اس سے پہلے عربی مہینوں کے نام یہ تھے۔
(۱) صفر الاولیٰ (۲) صفر الآخرہ (۳) ربیع الاوّل (۴) ربیع الآخر (۵) جمادی الاوّل (۶) جمادی الآخر (۷) رجب (۸) شعبان (۹) رمضان (۱۰) شوال (۱۱) ذی القعدہ (۱۲) ذی الحجہ۔

اضافی مہینے پر پابندی کے بعد جو حضور نے ہجرت کے دسویں سال لگائی تھی اور جس کا حکم قرآن حکیم میں نسئی ... سے آیا ہے موجودہ اسلامی کیلنڈر وجود میں آیا۔

حضور سرور کائنات نے ۱۶ جولائی ۶۲۲ء کو مکہ سے ہجرت کی اور ۲۲ جولائی ۶۲۲ء کو مدینہ پہنچے

ہجرت کے سترہ سال بعد حضرت عمرؓ کے حکم سے اسی کیلنڈر کی تاریخ مقرر کی گئی اور ۱۶ جولائی ۶۲۲ء سے اسلامی کیلنڈر کا آغاز ہوا۔ یعنی اس تاریخ سے پہلی محرم اور پہلا ہجری سن شروع ہوا۔ ماخوذ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ایک ماہ کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر ۱۳۸۰۴

خیرا بی بی اہلیہ جوگی خان صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاک خانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۱/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ حق مہر -/۸۵ روپیہ جو ابھی خاوند کے ذمہ ہے۔
۲۔ سونا ایک تولہ ۱۵ آنہ۔ پونے دو تولہ جس کی قیمت -/۳۵۰ روپیہ۔
۳۔ چاندی کے زیور ۵ تولہ جس کی قیمت ۴۲ روپیہ تولہ کے حساب سے -/۲۱۰ روپیہ
۴۔ کھانے کے برتن جن کی قیمت -/۸۰ روپیہ ہے۔
میزان کل جائداد -/۱۴۹۰ روپیہ

میں اپنی کل جائداد کے جس کی قیمت -/۱۴۹۰ روپیہ ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری زندگی میں اگر کوئی مزید جائداد پیدا ہوگی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔

الامۃ: خیرا بی بی۔ دستخط بحروف اڑیہ)
گواہ شد: عبدالستار خان صاحب ساکن پنکال ڈاک خانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ
گواہ شد: محمد فرقان علی صدر جماعت احمدیہ پنکال۔

مسل نمبر ۱۳۸۰۷

ثقیلہ بیگم اہلیہ مقبول خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاک خانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۶/۱/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

۱۔ حق مہر ۱۵۵۰ روپیہ جو ابھی ادا نہیں ہوا۔ خاوند کے ذمہ ہے۔
۲۔ سونا ایک تولہ ستره چاول جس کی قیمت -/۲۷۰ روپیہ
۳۔ چاندی کے زیورات ۷۷ تولہ جس کی قیمت -/۳۰۶۴ روپیہ۔
۴۔ کھانے کے برتن ۱۴/۴ کلو جس کی قیمت -/۴۹ روپیہ۔
۵۔ پیتل کا گھڑا جس کی قیمت -/۳۰ روپیہ
۶۔ سلفچی جس کی قیمت -/۱۲ روپیہ
کل میزان -/۲۵۱۸ روپیہ۔

اپنی کل جائداد جس کی قیمت -/۲۵۱۸ روپیہ ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری زندگی میں مزید کوئی جائداد ہوگی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔

الامۃ: ثقیلہ بیگم دستخط بحروف اڑیہ)
گواہ شد: عبدالستار ساکن پنکال ڈاک خانہ نیا پٹنہ۔ ضلع کٹک اڑیسہ۔
گواہ شد: محمد فرقان علی صدر جماعت احمدیہ پنکال۔ ڈاک خانہ نیا پٹنہ۔

مسل نمبر ۶۹۹۲

منکہ زاہدہ خاتون زوجہ ماسٹر حبیب احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال جون ۱۹۲۱ء از ساکن بریلی ڈاک خانہ خاص بریلی۔ صوبہ یو پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۶/۵/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد ایک دکان واقع نینی تال روڈ بریلی قیمتاً اندازاً -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک جوڑی بندے طلائی اور ایک ناک پھول طلائی جن کی موجودہ قیمت ۳۰ روپے ہے مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں کہ منظور ہے۔ انشاء اللہ وصیت کی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گی۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی جائداد اور ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ: زاہدہ خاتون
گواہ شد: ڈاکٹر اقبال علی غنی سپرنٹنڈنٹ مینٹل ہسپتال بریلی۔
گواہ شد: ایچ اے قریشی خاوند موصیہ۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
منیجر
الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سائنس بلاک جامعہ نصرت کی عمارت قریباً مکمل ہو چکی ہے بالکل تھوڑا سا کام باقی ہے عمارت مکمل ہونے پر جن بہنوں نے تین سو یا تین سو سے زائد رقم اس کے لئے دی ہے ان کے نام عمارت پر کندہ کروا دیئے جائیں گے انشاء اللہ۔

لجنہ نے اپنے پاس سے زائد رقم خرچ کی ہے اس وقت تک تمام بہنوں کا کل چندہ اس کے لئے صرف ۴۱,۰۰۰ ہوا ہے حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ۷۵,۰۰۰ کی رقم ڈالی تھی۔ تمام لجنات کو تاکید ہے کہ وہ بہنوں میں بار بار اس چندہ کی تحریک کریں۔ اور ایسی بہنیں جو تین صد دے کر اس میں دینے کی استطاعت رکھتی ہوں ان سے انفرادی طور پر مل کر اس چندہ کی تحریک کریں تاکہ یہ رقم پوری ہو اور ہم اپنی توجہ اور کاموں کی طرف مبذول کر سکیں اس وقت تک صرف ۴۸ خواتین ایسی ہیں جنہوں نے تین سو یا اس سے زائد رقم ادا کی ہے۔

میرے گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ آیا ہے۔

لجنہ دارالرحمت وسطی ۲ ربوہ	۲۵	لجنہ دارالرحمت غربی الف ربوہ	۷
لجنہ دارالصدر غربی الف ربوہ	۱	لجنہ دارالرحمت شرقی ۲ ربوہ	۲۲
لجنہ گوکھووال ۱۲۱ ضلع لائل پور	۱۲	لجنہ دارالنصر شرقی ربوہ	۱۵
لجنہ جیکب آباد	۱۰۰	لجنہ لاہور	۴۰
لجنہ شیخوپورہ	۳۰۰	لجنہ بھکی ضلع شیخوپورہ	۳

امۃ الشافی صاحبہ بیگم محمود نصر اللہ لاہور چھاؤنی ۱۰۰ (ان کا تین سو کا وعدہ پورا ہوگیا)
بیگم عبداللہ خان صاحب ڈاہری از طرف والدہ صاحبہ اہلیہ عبدالمجید خان صاحب ۱۰۰ (قسط ۱)
امۃ الہادی صاحبہ جہانگیر الیف کراچی -/۲۰
زاہدہ منصورہ بیگم فلاح الدین صاحب کراچی ۱۰
ڈاکٹر آصفہ نعیم احمد صاحب کراچی ۱۰۰ (قسط ۲)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے

وقف جدید کو اپنے گھروں میں نافذ فرماویں

وقف جدید۔ قرآن کریم کو پڑھنے اور پڑھانے اور دین کی اصل روح کو اپنے دلوں میں اور اپنے بچوں اور بڑوں کے دلوں میں راسخ کرنے کا نام ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کو اپنا شعار بنائیں اور یہ نگرانی فرماویں کہ آپ کے اہل خانہ میں سے ہر ایک کو قرآن مجید کا ترجمہ اور اس کی مختصر تفسیر آتی ہے۔

اگر آپ قرآن مجید روزانہ پڑھتے ہیں اور اس کے معانی پر غور کرتے رہتے ہیں اور وقف جدید کی شرکت کا اعلیٰ ترین معیار اختیار کرتے ہیں۔ تو موجودہ دور کی کوئی بدی اور فتنہ آپ پر غالب نہیں آسکتا۔

لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا۔ برادرم رشید احمد صاحب خالد متعلم جامعہ احمدیہ عرصہ چار ماہ سے مسلسل ٹانگوں کی درد کی وجہ سے علیل چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک مبارک احمد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

شیطان انسان کو محتاجی سے ڈراتا ہے اور اسے بے حیائی کی تلقین کرتا ہے

یہ دونوں باتیں انسان کو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور فضل سے دُور لے جانے والی ہیں.

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے۔ خواہ یہ ڈرانا مالی قربانی کے متعلق ہو یا جانی قربانی کے متعلق ہو یا اور سینکڑوں قسم کی قربانیوں کے متعلق وہ کہتا ہے کہ اگر تم مال دو گے تو تمہاری ضروریات کے لئے کچھ نہیں رہے گا تم تنگ دست ہو جاؤ گے اور لوگوں سے مانگتے پھرو گے۔ یا جان پیش کرو گے تو تباہ ہو جاؤ گے مگر اس کے ساتھ ہی اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ اگر بے حیائی کے کام ہوں تو شیطان انسان کو بلا دریغ اپنا سارا روپیہ لٹا دینے کی ترغیب دیتا ہے گویا نیکی کی راہ میں تو وہ ایک ناصح مشفق بن کر کھڑا ہو جاتا ہے اور بدی کی راہ میں دلیری سے قدم آگے بڑھانے کی تلقین کرتا ہے۔ غرض قربانی کرنے کو تو ایک مومن بھی کرتا ہے اور کافر بھی مگر مومن کی قربانی خدا کے لئے ہوتی ہے اور کافر کی قربانی ایسے کاموں کے لئے ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والے ہوتے ہیں۔

دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ شیطان انسان کے ساتھ وعدہ تو راحت و آرام اور دولت و آسائش کا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے رستہ میں اپنا مال خرچ نہ کرو گے۔ تو تم بڑے مالدار ہو جاؤ گے بڑی بڑی کوٹھیاں بنا لو گے اور ہر قسم کے سامان جمع کر لو گے۔ مگر اس کا نتیجہ فقر ہوتا ہے کیونکہ جو قوم غرباء کی طرف توجہ نہیں کرتی اور صرف اپنے عیش و آرام کا خیال رکھتی ہے وہ تباہ ہو جاتی ہے جیسا کہ مُردہ قوموں کی حالت سے ظاہر ہے اسی لئے فرمایا کہ شیطان تم سے ایسی باتوں کا وعدہ کرتا ہے جو بظاہر تو بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر ان کا انجام فقر یعنی تباہی اور بربادی اور رسوائی ہوتا ہے۔

وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ اور جن کاموں کا حکم دیتا ہے اُن کا عیب کھلا اور ظاہر ہوتا ہے۔ فحش ہر ایسی بدی کو کہتے ہیں جس کی بُرائی ظاہر ہو۔ اسی طرح فحش بخل کو بھی کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے اس کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ تمہیں بخل کا حکم دیتا ہے حالانکہ بخل ایک ناپسندیدہ امر ہے اور عرب لوگ تو خصوصیت سے بخل کو سخت بُرا سمجھتے تھے۔ یا یہ کہ وہ ہمیشہ بدی کا ہی حکم دیتا ہے گویا عملاً بھی وہ بُری بات ہوتی ہے اور عزت کے لحاظ سے بھی نقصان دِہ ہوتی ہے اور یہی دو باتیں انسان کو کسی کام سے روکتی ہیں۔ انسان یا عزت کو دیکھتا ہے یا فائدہ کو دیکھتا ہے۔

وَاللّٰهُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ یعنی تمہاری کمزوریوں کی پردہ پوشی کرنے اور عیوب کو مٹا دینے کا اور پھر پہلے سے بھی زیادہ دینے کا۔ یہاں اگر مغفرت کو عام رکھا جاتا تو یہ خیال کیا جا سکتا تھا کہ اس سے مراد بندوں کا ایک دوسرے کی کمزوری کو نظر انداز کرنا ہے مگر مَغْفِرَةً مِّنْهُ فرما کر اس طرف اشارہ کیا کہ یہ مغفرت اس کی طرف سے ہوگی۔ اور پھر یہی نہیں کہ وہ مغفرت کا وعدہ کرتا ہے بلکہ وہ فضل کا بھی وعدہ کرتا ہے یعنی اس بات کا بھی کہ وہ تمہیں مزید ترقی دے گا۔ اور تمہارے لئے اپنی برکتوں کے دروازے کھول دے گا۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۶۱۵ و ۶۱۶)

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا فروری کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ اگر کسی صاحب کو پرچہ نہ ملا ہو تو مطلع فرمائیں تا کہ دوبارہ ارسال کر دیا جاوے۔ اگر آپ کا چندہ ختم ہو گیا ہے تو مہربانی فرما کر اس کی تجدید فرمائیں (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت شیخ حسن صاحب احمدی رضؓ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ط

محترمہ رسول بی بی صاحبہ ۲۴ر جنوری ۱۹۷۱ء کو بعمر ۸۰ سال حیدر آباد دکن (انڈیا) میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ آپ حضرت شیخ حسن صاحب احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف یادگیر کی بیوہ اور سیٹھ محمد اعظم حیدر آبادی حال ربوہ کی خالہ اور نانی تھیں۔ مرحومہ ریاست حیدر آباد کی نہایت مخلص اور نیک نمونہ خواتین میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ محبت شعار۔ شب بیدار۔ تہجد گزار۔ سلسلہ کی ہر تحریک میں خوش دلی سے حصہ لینا۔ مہمان نوازی اور بلحاظ مذہب و ملت غرباء پروری آپ کا امتیاز تھا۔ ۱۹۲۶ء میں آپ اپنے واجب الاحترام شوہر حضرت شیخ حسن صاحبؓ کے ساتھ فریضہ حج ادا کرنے کے لئے حجاز گئی تھیں اور وہاں بمقام مدینہ منورہ حضرت شیخ حسن صاحبؓ کا انتقال ہو گیا اور وہاں جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ رسول بی بی صاحبہ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ یوم مصلح موعود

مورخہ ۲۰ر فروری کو ساڑھے تین بجے بعد دوپہر لجنہ اماء اللہ ہال میں یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں ربوہ کی مستورات کا جلسہ منعقد ہوگا۔ تمام مقامی بہنیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں وقت مقررہ پر تشریف لا کر جلسہ میں شامل ہوں۔

(ناصرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

اجتماعی وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹ر تبلیغ ۱۳۵۰ہش / فروری ۱۹۷۱ء بروز جمعہ ساڑھے سات بجے صبح ربوہ کے تمام خدام کا اجتماعی وقار عمل منایا جا رہا ہے یہ وقار عمل دار البرکات کے جنوبی اور دار العلوم کے شمالی کونہ پر واقع سڑک پر منایا جائے گا چار سو فٹ لمبی سڑک کی تعمیر ہوگی ان شاء اللہ۔ صدر مجلس محترم چوہدری حمید اللہ صاحب بھی اس وقار عمل میں شمولیت فرمائیں گے۔

ربوہ کے تمام خدام سے درخواست ہے کہ وہ اس وقار عمل میں بالضرور شرکت فرمائیں۔ انصار بزرگوں سے بھی درخواست ہے کہ وہ تشریف لا کر خدام کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چنیوٹ میں فوجی بھرتی

مورخہ ۲۶-۲-۷۱ یوم جمعہ بوقت ۹ بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد ۵ فٹ ۶ انچ
وزن ۱۱۳ پونڈ
چھاتی ۳۲ - ۳۰
تعلیم پانچ جماعت
عمر ۱۷ سال سے ۲۰ سال
میٹرک پاس کی عمر ۱۷ سال سے ۲۱ سال

(نظارت امور عامہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴